مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمۃ القرآن

پریشانیوں کا حل ”توبہ واستغفار“

قولہ تعالیٰ:

استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔ (نوح: ۱۰، ۱۱، ۱۲)

”(حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا) اپنے رب سے معافی مانگو بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا۔ تمہارے لیے باغات پیدا کرے گا‘ وہ تمہارے لیے نہریں جاری کردے گا“

قارئین کرام! مذکورہ بالا آیات میں حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے اللہ رب العزت نے تمام بڑی پریشانیوں کا حل استغفار قرار دیا ہے۔ استغفار کے نتائج وثمرات بہت ہی نفع بخش اور باعث برکت ہیں۔ اور تمام تر مصائب اور پریشانیوں سے نکلنے کا واحد حل اور سبب یہی ہے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر پوری اُمت مسلمہ اپنے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے صدق دل سے توبہ واستغفار کریں۔ جیسا کہ قرآن مجید سورۃ نور میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المومنون لعلکم تفلحون﴾ (نور: ۳۱)

کہ اے ایمان والو تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کروتا کہ تم فلاح پاؤ۔ علاوہ ازیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تمام پریشانیوں کا حل استغفار ہی کو قرار دیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((من لزم الاستغفار جعل اللہ لہ من کل ضیق مخرجا ومن کل ھم فرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب)) (ابوداؤد کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث: ۱۵۱۸)

یعنی جو پابندی سے استغفار کرتا ہے‘ اللہ تعالیٰ اس کے لیے پریشانی سے کشادگی اور ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ (بقیہ صفحہ 47 پر)

ترجمۃ الحدیث

استقامت

عن ابی عبداللہ خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال شکونا الی رسول اللہ ﷺ وھو متوسد بردۃ لہ فی ظل الکعبۃ فقلنا الا تستنصر لنا الا تدعو لنا؟ فقال قد کان من قبلکم یوخذ الرجل فیحفر لہ فی الارض فیجعل فیھا ثم یوتی بالمنشار فیوضع علی راسہ فیجعل نصفین ویمشط بامشاط الحدید ما دون لحمہ وعظمہ ما یصدہ ذلک عن دینہ واللہ لیتمن اللہ ھذا الامر حتی یسیر الراکب من صنعاء الی حضر موت لا یخاف الا اللہ والذئب علی غنمہ ولکنکم تستعجلون۔ (صحیح بخاری کتاب علامات النبوۃ‘ حدیث ۳۶۱۲)

حضرت ابوعبداللہ خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی جب کہ آپ خانہ کعبہ کے سائے میں ایک چادر کا تکیہ بنائے آرام فرمارہے تھے۔ ہم نے کہا آپ ہمارے لیے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کیوں نہیں فرماتے۔ ہمارے لیے دعا کیوں نہیں فرماتے؟ آپ نے فرمایا (تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ تم سے پہلے لوگوں کا (یہ حال ہوتا تھا کہ) آدمی پکڑ کرلایا جاتا اس کے لیے زمین میں گڑھا کھود کر اس کو کھڑا کردیا جاتا پھر اس کے سر پر آرہ چلا کر اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کی کنگھیاں اس کے جسم پر پھیری جاتیں‘ جس سے اس کا گوشت اور ہڈیاں تک متاثر ہوتیں‘ لیکن یہ (آزمائش) اسے اس کے دین سے نہ پھیرتیں۔ (اس لیے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے) اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اس معاملے کو ضرور مکمل فرمائے گا۔ (دین اسلام کو غالب کرے گا) یہاں تک کہ ایک سوار‘ ایک مسافر صنعاء سے حضرت موت تک اکیلے سفر کرے گا‘ لیکن اسے اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا اور اسی طرح اسے اپنی بکریوں پر بھیڑیے کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔ لیکن تم جلد بازی سے کام لے رہے ہو۔

قارئین کرام! دین اسلام کی راہ میں آزمائش تکالیف اور پریشانیاں آتی رہتی ہیں۔ جس قدر کسی کا مذہب اسلام اور دین پختہ ہے اس قدر وہ آزمائشوں اور مصائب سے سرخرو ہو کر نکلے گا۔ تمام تکالیف اور آزمائشوں کے مراحل میں ثابت قدم رہیں گے۔ (بقیہ صفحہ 47 پر)